حُسنِ انتقاد

تبصرہ کے لیے دو کتابوں کا آنا ضروری ھے

● کتاب: رویتِ ہلال۔ مسئلہ اور حل　　تصنیف وتالیف: خالد اعجاز مفتی　　تقدیم ابوعمار زاہد الراشدی

ضخامت: ۲۶۸ صفحات　　ناشر: دارالکتاب غزنی مارکیٹ اردو بازار لاہور

۲۰۰۶ء کی عید الفطر کے چاند دیکھنے کے عمل کو شفاف بنانے کے لیے مفتی منیب الرحمٰن دوربین کا رخ اِدھر اُدھر کرتے رہے۔ مگر انہیں کسی طرح چاند نظر نہ آیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ پاکستانی قوم کے مزے ہوگئے۔ کہاں پہلے ایک یا دو عیدیں ہوا کرتی تھیں لیکن اس مرتبہ پوری تین عیدیں ہوئیں۔ گزشتہ دنوں وزارتِ مذہبی امور کا ایک اجلاس ہوا۔ جس میں کوئی ایسا نظامِ خاص وضع کرنے کی سعی کی گئی کہ آئندہ زیادہ سے زیادہ ایک عید پر اتفاق کیا جائے۔ دیکھتے ہیں کہ مفتی منیب اس کو کس حد تک کامیاب ہونے دیتے ہیں۔

مصنف خالد اعجاز مفتی معروف محقق ضیاء الدین لاہوری کے فرزند ہیں۔ لاہوری صاحب نے بھی ساری زندگی پاکستان کی تاریخ اور تاریخیں درست کرنے میں بسر کردی۔ مگر ہم نے اپنی غلطیوں میں ایسا استحکام پیدا کرلیا کہ جو چیز جہاں رکھ دی گئی، وہ اسی جگہ قائم ودائم ہے۔ اب لاہوری صاحب کے فرزند نے اسی انداز میں کوشش کی ہے اور اس موضوع پر ۲۶۸ صفحات پر مشتمل ایک کتاب پیش کردی لیکن جہاں تک رویتِ ہلال اور دوربین کا تعلق ہے، چاند کا ٹھیک سے نظر آنا ممکن نہیں۔ اس سے پہلے لاہوری صاحب اس موضوع پر ''رویتِ ہلال موجودہ دور میں'' کے عنوان سے ایک تحقیقی کتابچہ شائع کرچکے ہیں۔

خالد صاحب کی یہ کتاب اپنی تحقیق اور موضوع کے اعتبار سے نہایت اہم ہے۔ اس کی رہنمائی میں ہم قمری کیلنڈر کو درست طور پر سمجھ سکتے ہیں اور یہ جو ہر عید پر ایک تماشا کیا جاتا ہے، اس سے بھی محفوظ رہ سکتے ہیں اور یہ ایک سنجیدہ موضوع ہے جو کہ ہنسی مذاق کی نذر ہوگیا ہے۔ خالد مفتی صاحب لکھتے ہیں:

> ''غلط رویت ہلال پر مبنی سعودی اعلانات کے باعث حج ساقط ہوچکا ہے۔ میری یہ بھی حتمی رائے ہے کہ رویتِ ہلال کے غلط سعودی اعلانات کسی ''یہودی سازش'' کا شاخسانہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ دنوں سے انحراف کرکے اللہ تعالیٰ کے عذاب کو دعوت دی جارہی ہے۔''

مولانا زاہد الراشدی لکھتے ہیں:

> ''انہوں (مفتی صاحب) نے اس مسئلہ کے حل کے لیے خاصی عرق ریزی اور محنت سے کام لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس سعی کو قبول فرمائیں اور امت کے لیے نافع بنائیں۔ آمین یارب العالمین۔''

میرا خیال ہے کہ یہ صرف دعا ہی نہیں بلکہ اس کتاب کے مستند ہونے کی تصدیق بھی ہے۔ اس لیے امید کی جاسکتی ہے کہ اس کتاب کو علمی حلقوں میں پسند کیا جائے گا۔　　(تبصرہ: جاوید اختر بھٹی)